Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily ALFAZL RABWAH

یومیہ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۳ شوال ۱۳۹۵ھ ۲۹ اخاء ۱۳۵۴ھش ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۴۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا

جو اللہ کا بنتا ہے وہ اُسے ہر ذلّت سے نجات دیتا اور خود اُس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے

"دیکھو جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی غذا کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح تمہاری رُوحانی حوائج کا حال ہے۔ کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو؟ کیا تم ایک ریزہ کھانے کا مُنہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تمہاری رُوحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی۔ رُوحانی حالت کے سنورنے اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے بھی تم کو چاہیئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ اور اعمالِ صالحہ کے پانی کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ۔

یاد رکھو ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے ادھورا ایمان ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اگر ایمان کامل ہو تو اعمالِ صالحہ سرزد نہ ہوں؟ اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا۔ لوگ اپنے ایمان کو پورا ایمان تو بناتے نہیں پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں وہ انعامات نہیں ملتے جن کا وعدہ تھا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ ومن یتق اللہ یجعل لہٗ مخرجًا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی جو اس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا پورا کرنے والا اور بڑا رحیم و کریم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اُسے ہر ذلّت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتّقا کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے ان دونوں میں سے ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے اِنّ اللہ لا یخلف المیعاد خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ ان کا تقویٰ یا ان کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابلِ وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں۔ سو اُن پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگرداں اور مشکلاتِ دُنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کا پکا اور سچا اور پورا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۳، صفحہ ۲۴۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام صحت موصولہ اطلاعات کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ تا دیر سلامت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور بخیریت واپس مرکزِ سلسلہ میں تشریف لائیں۔ آمین

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری گذشتہ ایک ہفتہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ایم آر سی پی سپیشلسٹ قریشی فضل عمر ہسپتال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲ اخاء کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم منظور احمد صاحب قریشی لاہور کی پوتی اور محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر دے، اسے نیک، خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مکرم چوہدری نثار احمد صاحب جو مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کے بڑے بھائی ہیں بوجہ CEREBRAL THROMBOSIS شدید بیمار ہیں اور H.C.H لاہور میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مبلغ انچارج نائیجیریا کے متعلق بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ بہت بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالتِ تبشیر)

کارکنانِ صدر انجمن احمدیہ کا دینی نصاب

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۳ نبوت ۱۳۵۴ ہش / ۲۳ نومبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار ہوگا۔ نصاب حسبِ ذیل ہوگا:۔

۱۔ قرآن کریم سورہ رعد ۵۰ نمبر

۲۔ علم کلام دافع البلاء فی معیار اھل الاصطفاء ۳۰ نمبر

۳۔ انٹرویو ۲۰ نمبر

(ناظر اصلاح وارشاد)

پبلشر: محمود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

رپورٹ نمبر ۲۰ بابت ۲ تا ۴ اکتوبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(قسط دوم)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا کوپن ہیگن میں ورودِ مسعود

بندرگاہ پر اور مشن ہاؤس میں احبابِ جماعت کی طرف سے حضور کا والہانہ استقبال

۳ اکتوبر کو حضور نے مسجد نصرت جہاں میں نماز جمعہ پڑھائی اور ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

"گزشتہ ۸۵ سال میں ہم نے بیشمار آسمانی بشارتوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا ہے"

"ہر احمدی کا دل اس یقین سے پر ہونا چاہیئے کہ تمام دیگر بشارتیں بھی پوری ہوں گی اور اسلام غالب آئے گا۔"

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

۳ اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کوپن ہیگن (ڈنمارک) کی مسجد میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں یہ ہے:-

حضور ایدہ اللہ کے خطبۂ جمعہ کا خلاصہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا جب سے اس دنیا میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت شروع ہوئی دو قسم کے انبیاء آتے رہے ہیں۔ ایک وہ جو صاحب شریعت اور صاحب حکم ہوا کرتے تھے اور ایک وہ جو کسی شریعت کے تابع ہو کر آتے تھے اور جو بدعات پہلے سے نازل شدہ دین میں پھیلی ہوئی ہوتی تھیں، انہیں دور کر کے دین کو اسکی اصلی اور خالص شکل میں از سر نو پیش کرتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں انبیاء بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا

(المائدہ آیت ۴۵)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ تورات بطور شریعت کے نازل تو موسیٰ علیہ السلام پر ہوئی تھی لیکن بعد میں ایسے انبیاء آئے جو خود بھی اس شریعت پر عمل کرتے رہے اور دوسروں سے بھی اس پر عمل کراتے رہے۔ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ کا یہی مطلب ہے۔

حضور نے دونوں قسم کے انبیاء کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا یہ فرق تو انبیاء علیہم السلام کے درمیان اصولی طور پر پایا جاتا ہے لیکن یہ حقیقت بھی اپنی جگہ قائم ہے کہ ہیں سب ایک جیسے۔ مثال کے طور پر اصولی اختلاف کے باوجود دونوں میں پائی جانے والی یکسانیت اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ دونوں قسم کے انبیاء کی مخالفت ہوئی اور اس قدر شدید مخالفت ہوئی کہ اپنے مشن میں انکی کامیابی ناممکن نظر آنے لگی۔ انبیاء بنی اسرائیل میں سے آخری نبی شریعتِ موسوی پر عمل کرانے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ ان کی انتہائی شدید مخالفت ہوئی، اور انہیں شدید قسم کی تکالیف برداشت کرنا پڑیں حتیٰ کہ انکے بعض ماننے والوں کو عرصۂ دراز تک غاروں میں زندگی بسر کرنا پڑی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو جائیں گے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق انہیں کامیاب کیا۔

سب سے آخر میں صاحب شریعت نبی خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ کے ہاتھ میں قرآن کریم کی کامل شریعت تھی جو تا قیامت بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے آپؐ کو عطا کی گئی۔ آپؐ کی بھی انتہائی شدید مخالفت ہوئی اور آپؐ کو بھی اور آپؐ کے ماننے والوں کو بھی شدید تکالیف اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر خود امتِ محمدیہ میں وہ لوگ جو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مصداق تھے، ان میں سے ہر ایک کی خود امتِ محمدیہ نے مخالفت کی۔ وہ بزرگ ہستیاں جنہوں نے فقہ میں امت کی رہبری کی اور جن کے لئے ہم آج بھی دعائیں کرتے ہیں جیسے حضرت امام ابو حنیفہؒ، حضرت امام مالکؒ، حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام حنبلؒ وغیرہم اپنے اپنے وقت میں انہیں ہر قسم کی تکالیف پہنچائی گئیں اور بعض کو قتل بھی کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے معاً قبل کی صدی میں نائیجیریا میں حضرت عثمان بن فودیؒ آئے۔ انہوں نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا، بدعات سے دین کو صاف کر کے صحیح اسلام لوگوں تک پہنچایا لیکن ہوا یہ کہ ان پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا اور ان کے خلاف تلوار اٹھائی گئی۔ انہیں اور انکے مشن کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اسکے باوجود وہ کامیاب ہوئے اور اسلام ان لوگوں میں اپنی اصل شکل میں قائم ہوا۔

اسی ضمن میں حضور نے مزید فرمایا آخر میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے وجود میں امام مہدی آئے۔ مہدی کے متعلق قرآن میں پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کو آپؐ کا سلام پہنچانے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا جب بھی تم اس کا زمانہ پاؤ اسکے ساتھ شامل ہو جانا کیونکہ اسلام اسکے ذریعہ سے دنیا میں فتحیاب ہوگا اور غالب آئیگا۔ چونکہ امتِ محمدیہ میں مہدی علیہ السلام سے بڑھ کر اور کوئی پیدا نہیں ہوا اسلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس قدر پیار اور آپؐ کے لئے خدمت و فدائیت کا جو جذبہ مہدی علیہ السلام میں نظر آتا ہے وہ کسی اور میں نظر نہیں آتا۔ اور اسی لئے یہ ضروری تھا کہ امتِ محمدیہ میں ظاہر ہونے والے بزرگوں کی جس قدر مخالفت کی گئی تھی اس سے بڑھ کر مخالفت مہدی علیہ السلام کی کیجاتی۔ پس مخالفت تو ہوگی اور ضرور ہوگی لیکن اس کے باوجود ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں محبت کے ساتھ، پیار کے ساتھ اور غایت درجہ ہمدردی اور غمخواری کے ساتھ احمدیت نے اللہ تعالیٰ اور اسکے محبوب ترین رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے نوع انسان کے دل جیتنے ہیں۔

اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ پندرہ سال جن کے اوائل میں سے ہم گزر رہے ہیں میرے اندازے کے مطابق غلبۂ اسلام کی صدی کے لئے تیاری کے سال ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کی پہلی صدی (جس کے پورا ہونے میں پندرہ سال رہ گئے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی سے مشابہت رکھتی ہے۔ مکی زندگی میں مسلمانوں اور اسلام کی مخالفت آہستہ آہستہ بڑھتی ہی چلی گئی تھی۔ جو لوگ اس دور میں خدائے واحد پر ایمان لائے تھے اور جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا انہیں پے در پے تکالیف پہنچائی گئی تھیں اور انکی شدت میں اضافہ ہوتا چلا گیا تھا۔ اسی طرح میرے خیال میں اگلے پندرہ سال بھی جو جماعتِ احمدیہ کی پہلی صدی کے اختتام کا زمانہ ہے دنیا ہمیں تکالیف پہنچانے اور مٹانے کی کوشش کریگی لیکن جس طرح مکہ کے ابتدائی مسلمانوں نے بشاشت کے ساتھ تکالیف برداشت کی تھیں حتیٰ کہ انکے ننگے جسموں کو پتھروں پر گھسیٹا گیا تھا، شعب ابی طالب میں محصور کر کے بھوکا اور پیاسا رہنے پر مجبور کیا گیا تھا پھر بھی صحابہؓ نے بشاشت کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کیا تھا اسی طرح ہنستے اور مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ ہمیں بھی تکالیف برداشت کرنا پڑیں گی۔ جب مکہ میں حق پرستوں کے سینوں پر گرم پتھر رکھے جاتے تھے اور نیچے زمین پر بھی آگ کی طرح تپتے پتھر ہوتے تھے اس حالت میں بھی انکے منہ سے یہی آواز نکلتی تھی کہ اللہ احد کہ اللہ ایک ہے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ اس یقین سے پر تھے کہ فی الحقیقت خدا ہے، وہ اس یقین سے پر تھے کہ اُن کا خدا ساری طاقتوں کا مالک ہے، وہ اس یقین سے پر تھے کہ محمدؐ اپنے دعوے میں صادق ہیں اور خدا کے سچے رسول ہیں، وہ اس یقین سے پر تھے کہ اسلام بہرحال غالب آئے گا اور وہ خود اُن رحمتوں کے وارث بنیں گے جن کا وعدہ کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھ پر ایمان لانے والوں کو صحابہؓ کے سے انعام ملیں گے لیکن انہیں صحابہؓ کی سی تکالیف بھی برداشت کرنا پڑیں گی۔ ہم اس یقین سے لبریز ہیں کہ جو بشارتیں چودہ سو سال سے اس وقت تک دی گئی ہیں اور جو خبریں بطور بشارت حضرت مہدی علیہ السلام کو ملی ہیں وہ ضرور پوری ہوں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا ہماری جماعتی زندگی پر ۸۵ سال گزر چکے ہیں۔ جس طرح بتایا گیا تھا جماعت احمدیہ کی زندگی اسی طرح [illegible] ہوئی ہے۔ میں دو مثالیں بیان کر دیتا ہوں۔ ان میں سے ایک پوری ہو چکی ہے اور دوسری کے

(باقی صـ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"قرآن کریم میں بنی اسرائیل کا ذکر"

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر سابق مبلغ ماریشس ربوہ

مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۹ جولائی ۱۹۷۵ء بعد نماز مغرب (مسجد مبارک) میں پڑھا گیا۔

بنی اسرائیل کے ذکر سے قبل یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کون ہیں ان کی ابتداء کہاں سے ہوئی اور ان کا مسکن کہاں تھا

سو یاد رہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کسدیوں کے ملک کی بستی "اور" نامی میں پیدا ہوئے۔ آپ کی شادی سارہ نامی لڑکی سے ہوئی کچھ عرصہ کے بعد آپ کے والد تارح نے "اور" کی بستی میں رہائش ترک کر دی اور حاران کو اپنا وطن بنا لیا آپ کے ہمراہ ابراہیمؑ اور سارہ اور لوطؑ بھی تھے اس جگہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہمکلام ہو اور فرمایا:۔

"کہ تو اپنے وطن اور اپنے
ناتے داروں کے بیچ سے
اور اپنے باپ کے گھر سے
نکل کر اس ملک میں جا
جو میں تجھے دکھاؤں گا"

(پیدائش باب ۱۲ آیت ۱)

اس ارشاد الٰہی کے ماتحت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی سارہ اور اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام کو ساتھ لے کر چل پڑے اور ملک کنعان میں آ رہے (شام و فلسطین کا علاقہ کنعان کہلاتا تھا) تورات میں لکھا ہے

"خداوند نے ابرام سے کہا کہ
اپنی آنکھ اٹھا اور جس جگہ
تو ہے وہاں سے شمال اور
جنوب اور مشرق اور مغرب کی طرف
نظر دوڑا کیونکہ یہ سب
ملک جو تو دیکھ رہا ہے میں
تجھ کو اور تیری نسل کو دے
ہمیشہ کے لئے دوں گا"

(پیدائش باب ۱۳ آیت ۱۵)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے وارث خدا کے نیک بندے ہوں گے فرمایا:۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ
يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ
(انبیاء آیت ۱۰۶)

اور ہم نے زبور میں کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد یہ لکھ چھوڑا ہے کہ ارض مقدس کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے

حضرت سارہ سے اولاد نہ ہوئی تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ اور قطورہ سے شادی کی۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا بیٹا آپ کو بی بی ہاجرہ سے عطا فرمایا اور اس کا نام اسمٰعیل رکھا گیا۔ اسماعیل کے معنی ہیں۔ خدا نے میری سن لی یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور یہ لڑکا عطا فرمایا۔ پھر خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی ہاجرہ اور اپنے اکلوتے بیٹے اسماعیلؑ کو عرب کی وادی غیر ذی زرع میں خدا کے سہارے چھوڑ آئے جہاں مانند کعبہ یعنی بیت اللہ کی تعمیر پھر سے عمل میں آئی اور مکہ کی بستی آباد ہوئی جسے تقدیر الٰہی سے آئندہ اپنی کرنی نوع انسان کے لئے قبلہ اور مرجع بننا تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بارہ سردار پیدا ہوئے اور نسل بنو اسماعیل کہلائی اور یہ بنو اسماعیل کہلائے اور عرب کے ملک میں مستقل آباد ہو گئے دنیا کے انقلابات اور حوادث نے کسی زمانہ میں بھی بنو اسماعیل سے ان کا وطن نہیں چھڑایا۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

اللہ تعالیٰ نے حضرت سارہ کو بھی اپنے فضل سے نوازا اور ان کے ہاں اسحاقؑ پیدا ہوئے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے حصہ میں ملک کنعان آیا۔

حضرت اسحاقؑ سے دو لڑکے پیدا ہوئے چھوٹے کا نام یعقوبؑ رکھا گیا اور وہی آپ کا وارث ٹھہرا بڑا لڑکا عیسو کنعان چھوڑ کر دوسری جگہ جا کر آباد ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اسرائیل کا لقب عطا فرمایا جس کے معنی ہیں "خدا کا بہادر سپاہی"۔ آپ کے بارہ بیٹے تھے۔ ان بارہ بیٹوں سے بارہ قبائل بنے اور یہ سب بنو اسرائیل کہلائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن کریم نے ان کو بنی اسرائیل کہہ کر پکارا ہے ان کو یاد رہے کہ یہ کس کی اولاد ہیں۔ بنی اسرائیل کے معنے ہیں۔ خدا کے بہادر سپاہی کے بیٹے۔ (درس القرآن)

سورۃ یوسف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اور آپ کے بارہ بیٹے کنعان ہی میں تھے کہ حضرت یوسفؑ بن یعقوبؑ نے ۱۱-۱۲ سال کی عمر میں ایک خواب دیکھی اور اپنے باپ کو سنائی۔

يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ
عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي
سَاجِدِينَ ۝ (یوسف آیت ۵)

(اے میرے باپ (یقین مانئے) میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو (بھی رویا میں) دیکھا ہے اور یہ کہ میں نے ان کو اپنے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

والد نے انہیں کہا کہ بھائیوں کو یہ خواب نہ سنانا کیونکہ بھائیوں کے دل میں یوسفؑ کی نیکی کی وجہ سے نفرت اور کینہ جذبہ بہت بڑھ گیا تھا اور یوسف کیونکہ باپ کی بڑھتی ہوئی محبت ان کے لئے ناقابل برداشت ہو رہی تھی۔ اس لئے احتیاط ضروری تھی۔ مگر اس خواب کے بعد باپ کی توجہ کا مرکز یوسفؑ بن گیا تب برادران یوسفؑ نے اپنے باپ کو فریب دیا اور یوسفؑ کو باہر لے جا کر ایک باؤلی میں پھینک آئے۔ اتنے میں عربوں کے ایک تجارتی قافلہ کا ادھر سے گذر ہوا اور وہ یوسفؑ کو باؤلی سے نکال کر اپنے ساتھ لے گئے۔ عزیز مصر کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ چونکہ اس کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ اس لئے اس نے یوسفؑ کو اپنا بیٹا بنا کر پال لیا جب آپ جوانی کی عمر کو پہنچے تو عزیز مصر کی بیوی نے آپ سے بدکاری کا ارادہ کیا مگر ناکام رہی اور اپنی اس ناکامی کو چھپانے کے لئے یوسفؑ کو قید کروا دیا۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کی اسی قید کو بادشاہ وقت کا مقرب اور وزیر خزانہ ہونے کا ذریعہ بنا دیا۔ اسی زمانہ میں کنعان میں بھی سخت قحط پڑا اور برادران یوسفؑ سامان خوراک کی تلاش میں مصر آئے۔ شناخت و تعارف کے بعد بچھڑے بھائی مل گئے۔ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو والدین سمیت مصر آ کر آباد ہونے کی دعوت دی۔ اس طرح سارا خاندان اسرائیل مصر آ کر آباد ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام کی بعثت تک مصر میں ہی مقیم رہا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تیسری بیوی قطورہ سے کئی لڑکے پیدا ہوئے اور بنو قطورہ کہلائے یہ سارے قبائل ملک کنعان کو چھوڑ کر حجاز کے شمالی علاقہ میں آباد ہو گئے تھے۔ ان میں سے بنو مدین زیادہ مشہور ہیں۔ قرآن کریم ان کو اہل مدین کہتا ہے انہوں نے مدین شہر آباد کیا تھا یہ شہر خلیج عقبہ کے پاس عرب کی جانب سمندر کے بالکل قریب چھ سات میل کے فاصلہ پر تھا۔ عرب سے جو قافلے مصر جاتے تھے۔ وہ مدین کے راستے ہو کر گذرتے تھے۔ اب وہ شہر مٹ گیا ہے اور اس کی جگہ چھوٹے چھوٹے قصبات رہ گئے ہیں۔ اور ان کو بھی مدین ہی کہتے ہیں۔ اور بنو اسرائیل میں اہل مدین کا تعلق کسی حد تک قائم رہا۔ بنو قطورہ میں حضرت علیہ السلام تھے جنہیں اہل مدین کی اصلاح کیلئے مامور کیا گیا تھا۔ آپ پر ایمان لانے والے موسیٰ کے ماتحت کے کاہن جو باپ جو حضرت موسیٰ کے ہمعصر تھے انہوں نے اپنی بیٹی صفورہ کی شادی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کر دی تھی۔ جب وہ مصر سے بھاگ کر مدین آ گئے تھے (آپ نے ایک مصری کو مکا مارا اور وہ مر گیا۔ حضرت موسیٰ کو جب علم ہوا کہ مصری آپ کو قتل کرنے کے درپے ہیں تو آپ مصر چھوڑ کر مدین آ گئے تھے) اور یہاں پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو نبوت سے سرفراز فرما کر فرعون مصر کی طرف جانے کا ارشاد فرمایا تھا اور آپ فرعون کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ آپ کے ہمراہ آپ کی بیوی صفورہ اور دو لڑکے بھی تھے مگر خدا تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو فرعون کی غلامی سے چھڑانے سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قبل آپ نے اپنے اہل و عیال کو دوبارہ مدین بھیجدیا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کی ان تینوں شاخوں بنو اسماعیل، بنو اسرائیل اور بنو قطورہ میں سے میرے موضوع کا تعلق بنو اسرائیل سے ہے۔

بنی اسرائیل کا لفظ قرآن کریم میں اڑتیس جگہ استعمال ہوا ہے اور یہودی کا لفظ نو جگہ اور لفظ ہود یہود کی جمع کے معنوں میں تین دفعہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

"ان مقامات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی یا ہود جہاں بھی استعمال ہوا ہے مذہب کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوا ہے اور بنو اسرائیل کا لفظ جہاں بھی استعمال ہوا قوم کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی جہاں حضرت یعقوبؑ کی نسل کی طرف اشارہ مقصود ہے تو بنی اسرائیل کا لفظ استعمال کیا ہے اور جہاں ان لوگوں کی طرف اشارہ مقصود ہے جو اپنے آپ کو موسےٰ علیہ السلام کے پیرو کہتے تھے وہاں یہودی یا ہود کا لفظ استعمال کیا گیا ہے"

نیز فرماتے ہیں:

"اس امتیاز کی وجہ سے جہاں تو بنی اسرائیل کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں ایسے لوگ بھی مخاطب ہو سکتے ہیں جو یہودی مذہب تو چھوڑ چکے ہوں لیکن ہوں حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے مثلاً ان میں سے عیسائی اور مسلمان ہو جانے والے۔ اسی طرح جہاں ھود یا یہودی کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں ایسے لوگ بھی شامل سمجھے جا سکتے ہیں جو بنی اسرائیل سے تو نہ ہوں لیکن موسوی مذہب کو مانتے ہوں"

(تفسیر کبیر جزو اول حصہ اول صفحہ ۳۵۵)

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پوتے رحبعام بن سلیمان کے زمانہ میں بنی اسرائیل کے دس سردار اس کوشش کے لئے آئے اور قوانین میں بعض نرمیوں کی درخواست کی۔ رحبعام دنیا دار آدمی تھا اس نے اپنے نوجوان ساتھیوں سے مشورہ کے بعد ان سرداروں کے مطالبہ کو مسترد کر دیا اور دربار سے دھتکار دیا۔ جب وہ سردار دربار سے باہر آئے تو انہوں نے اس نفرت آمیز سلوک کی وجہ سے بغاوت کا فیصلہ کر لیا۔ اور ایک الگ سلطنت قائم کر لی اور اس کا نام اسرائیل رکھا۔ رحبعام کے قبضہ میں فلسطین کا جنوبی حصہ یعنی یروشلم اور اس کے مضافات باقی رہ گئے۔ اس میں صرف دو قبیلے آباد تھے۔ یہودا اور بن یامین اس حکومت کا نام یہودیہ تھا دس قبائلی حکومت اسرائیل میں تھے۔ قریباً چھ سو سال قبل مسیح اشوریوں نے ان پر حملہ کر کے ان کو غلام بنا لیا پھر مصریوں نے ان پر حکومت کی جس کے نتیجہ میں یہ قبائل مشرقی ممالک میں منتشر ہو گئے۔ دراصل خدا تعالےٰ کی طرف سے ان کو یہ سزا اس لئے ملی کہ اسرائیلی حکومت آخر تک بے دینی اور بت پرستی کی طرف مائل ہوتی گئی تھی۔

علاوہ یہود وہاں سے بھاگ کر یہودیہ میں آباد ہو گئے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودی مذہب موسوی کا مرکز بن گیا۔ بابل کی غلامی کے بعد جب عزیر اور نحمیاہ دو نبیوں کے ذریعہ سے یہودیہ کو دوبارہ بسایا گیا اور مذہب موسوی کی پاک ڈور کی طرف یہود کے لوگوں کے ۔ ۔ ۔ ۔ توجہ دی گئی تو یہود کا لفظ نسلی امتیاز یا مقام رہائش کے معنوں سے بالکل الگ ہو کر مذہب موسوی کے پیروؤں کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔

قرآن کریم جہاں مذہب کا سوال ہوتا ہے یہود کا لفظ استعمال کرتا ہے لیکن جہاں ان نبیوں وعدوں کا ذکر کرتا ہے جو آل ابراہیم یا آل موسےٰ یا آل داؤد سے خاص تھے یا موسوی انبیاء کے مخاطبین کا ذکر کرتا ہے وہاں یہودی کا لفظ استعمال نہیں فرماتا۔ کیونکہ وہ وعدے موسوی دین اختیار کرنے والوں سے نہ تھے بلکہ ان بنی اسرائیل سے تھے جو خدا تعالےٰ کے عہد کو قائم رکھیں۔ خواہ موسوی دین پر ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

پورا ہونے میں ہمیں ذرہ بھر بھی شک نہیں ہے۔ پہلی مثال یہ ہے کہ جس دن لینن اور اس کے ساتھیوں نے سر جوڑ کر انقلاب روس کا منصوبہ بنایا اس سے دو ہفتہ پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

یہ بھی پیشگوئی ہے اور یہ اس کا صرف ایک حصہ ہے جس میں زار روس اور اس کے اقتدار کے خاتمہ کی خبر دی گئی تھی۔ ایک دفعہ ایک روسی سائنسدان پاکستان آیا ہم نے اسے دعوت دے کر ربوہ بلایا۔ جب وہ ربوہ آیا تو میں نے اس سے کہا جب تمہارے لیڈر لینن کو ابھی پتہ بھی نہ تھا ہمیں معلوم تھا کہ تمہارے ملک میں کیا ہونے والا ہے میں نے اور بھی پیشگوئیاں اسے بتائیں۔ وہ سن کر بہت حیران ہوا اور اس نے بڑے تعجب کا اظہار کیا۔ الغرض یہ ایک زبردست پیشگوئی تھی جو پوری ہوئی اور ہم نے اسے پورا ہوتے دیکھا۔ اس سے بھی زیادہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جو ابھی پوری ہونی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں نے رؤیا میں روس کے اندر ریت کے ذروں کی طرح احمدی دیکھے ہیں۔ جو پیشگوئیاں پوری ہو جاتی ہیں وہ دلوں میں یہ یقین پیدا کر جاتی ہیں کہ جو مزید بشارتیں یا خبریں دی گئی ہیں وہ بھی اپنے وقت پر ضرور پوری ہوں گی۔

حضور نے فرمایا یہ تو ایک مثال ہے جو میں نے بیان کی ہے ورنہ پچھلے ۸۵ سال میں ہم نے بے شمار بشارتوں کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا دل اس یقین سے لبریز ہونا چاہیئے کہ وہ تمام بشارتیں جو ہمیں دی گئی ہیں وہ اپنے اپنے وقت پر ضرور پوری ہوں گی اور اسلام بہرحال دنیا میں غالب آئے گا۔ ان کے پورا ہونے میں شک کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اسلام اس زمانہ میں اپنے نور اپنے دلائل، اپنے نشانوں کے ذریعہ پیار اور محبت کے ساتھ بنی نوع انسان کے دل جیت لے گا۔ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا۔

دنیا کا کوئی منصوبہ، کوئی دکھ اور کوئی مصیبت ہمیں یقین کے اس مقام سے ہٹا نہیں سکتی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی ہم سے پیار کرتا رہے اور اپنی رحمتوں سے ہمیں نوازتا رہے اور ایسے اعمال بجا لانے کی ہمیں توفیق دیتا رہے جس سے اس کی رضا کی جنتیں ہمیں حاصل ہوں۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ نصف گھنٹے تک جاری رہا۔ خطبہ کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

انفرادی ملاقاتیں

چونکہ مقامی اور بیرونجات سے آئے ہوئے احباب حضور ایدہ اللہ سے انفرادی ملاقاتوں کے متمنی تھے اس لئے حضور نے جمعہ کی نماز کے معاً بعد مشن ہاؤس کے احباب کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف عطا فرمایا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ساڑھے چار بجے سہ پہر سے آٹھ بجے شب تک مسلسل جاری رہا۔ اس دوران میں حضور نے بہت سے احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ شہد اور شہد کی مکھیوں کے ایک تحقیقاتی ادارہ "نارڈیک پروپولس" (Nordisk Propolis) کے ایڈمنسٹریٹو ڈائرکٹر مسٹر کارل لنڈ آگارڈ (KARL LUND Aagaard) حضور کی تشریف آوری کی خبر سن کر اور یہ معلوم کر کے کہ شہد کے متعلق حضور کا مطالعہ بہت وسیع ہے حضور کے ساتھ ملاقات کے شوق میں ۴۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے کوپن ہیگن پہنچے۔ اس موقع پر انہوں نے بھی حضور کے ساتھ ملاقات کی۔ شہد اور شہد کی مکھیوں سے متعلق وہ حضور کی نہایت وسیع معلومات سے ازحد متاثر ہوئے اور انہوں نے حضور کو اپنے تحقیقاتی ادارہ میں تشریف لا کر ریسرچ کے انتظامات اور تحقیق کے نتائج ملاحظہ فرمانے کی دعوت دی۔ حضور نے وقت نہ ہونے کی وجہ سے معذرت کرتے ہوئے ان سے وعدہ فرمایا کہ حضور آئندہ جب ڈنمارک آئیں گے تو ان کا ادارہ دیکھنے ضرور جائیں گے۔

دعوت طعام

آج رات جماعت احمدیہ کوپن ہیگن کی طرف سے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر مشن ہاؤس میں دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ملاقاتوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور اس دعوت میں تشریف لے گئے۔ اس میں اہل قافلہ کے علاوہ ڈینش احمدی احباب اور ڈنمارک میں مقیم پاکستانی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ محترم کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن کی دعوت پر مسٹر کارل لنڈ آگارڈ نے بھی اس میں شرکت کی اور حضور کے ساتھ بیٹھ کر پاکستانی کھانا تناول کیا۔ دعوت طعام کے اختتام پر حضور نے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

دعوت طعام کے بعد حضور نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ جمعہ اور عصر کی نمازیں نیز مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور کی اقتداء میں ادا کرنے اور حضور کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھانے اور اس طرح حضور کے پُر معارف ارشادات سے مستفیض ہونے کے بعد احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی زیارت اور ملاقات سے شادکام اور حقائق و معارف اور سکینت قلب کی دولت سے مالا مال ہو کر رات گئے اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

۴ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ

حسب پروگرام حضور ایدہ اللہ نے ۴ اکتوبر کو صبح نو بجے کوپن ہیگن سے لندن واپس جانے کے لئے کاروں کے ذریعہ ڈنمارک کی بندرگاہ السبرگ روانہ ہونا تھا۔ چنانچہ بہت سے احباب حضور ایدہ اللہ کو الوداع کہنے اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کی غرض سے ۹ بجے صبح سے پہلے ہی مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع اہل قافلہ انہی موٹر کاروں میں جن میں لندن سے تشریف لائے تھے سوار ہو کر ۹ بجے صبح السبرگ کے لئے روانہ ہوئے۔ روانہ ہونے سے قبل حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین نے شریک ہو کر حضور کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے درد والحاح سے دعا کی۔ اس طرح احباب جماعت نے حضور ایدہ اللہ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

احباب جماعت نے مکرم کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن کی قیادت میں حضور ایدہ اللہ اور اہل قافلہ کو مشن ہاؤس میں قیام کے دوران ہر طرح آرام پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ بعض احباب نے تو ان ایام کی رخصت حاصل کر کے اپنے آپ کو دن رات خدمت کے لئے وقف رکھا۔ انہوں نے ایک طرح سے مشن ہاؤس میں ہی ڈیرہ ڈال رکھا تھا۔ وہ راتوں کو ان ایام میں زمین پر ہی سو رہتے تھے۔ ان میں مکرم مرزا حسن بیگ صاحب، فصیح الملک صاحب، عبدالسمیع صاحب، نصیر احمد صاحب چوہدری، ملک شوکت محمود صاحب اور سید مبشر احمد صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی محترمہ طیبہ الٰہی صاحبہ، محترمہ عائشہ صاحبہ اہلیہ سید مبشر احمد صاحب، محترمہ سلمیٰ سمیع صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسمیع صاحب اور محترمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب ورک نے بھی کھانا وغیرہ پکانے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے آرام کا ہر طرح خیال رکھنے میں اہم خدمات سرانجام دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

صبح نو بجے حضور مع اہل قافلہ جب مشن ہاؤس سے السبرگ جانے کے لئے روانہ ہوئے تو مکرم کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن، مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ سویڈن، مکرم عبدالغفار صاحب قمر اور مکرم مولوی عبدالکریم صاحب آف لندن مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کی کار میں (جسے خود چوہدری نصیر احمد صاحب چلا رہے تھے) مشایعت کی غرض سے السبرگ تک جانے کے لئے قافلہ کی کاروں کے ساتھ ہی روانہ ہوئے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈنمارک کا ملک چھوٹے بڑے چالیس جزیروں پر مشتمل ہے۔ کوپن ہیگن ایک جزیرے میں واقع ہے اور السبرگ کی بندرگاہ جہاں سے حضور نے لندن واپس جانے کے لئے بحری جہاز میں سوار ہونا تھا دوسرے جزیرے میں واقع ہے۔ دونوں جزیروں کے درمیان قریباً اٹھارہ میل چوڑا سمندر حائل ہے۔ چنانچہ حضور ۹ بجے صبح کوپن ہیگن سے روانہ ہو کر قریباً ایک سو کلومیٹر فاصلہ طے کرنے کے بعد ساڑھے دس بجے صبح اس جزیرے کے ساحلی مقام کورسور (KORSOR) پہنچے۔ وہاں سے گیارہ بجکر چالیس منٹ پر کاروں سمیت جہاز میں سوار ہو کر بارہ بجکر بیس منٹ پر دوسرے جزیرے کے ساحلی مقام نیبورگ (NYBORG) میں جہاز سے اتر کر کاروں کے ذریعہ السبرگ کی جانب سفر جاری رکھا جو تیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ۲۰۰ کلومیٹر دور ہے۔ نصف سے زیادہ فاصلہ طے کرنے کے بعد راستہ میں حضور نے مع اہل قافلہ لب سڑک واقع ایک ریسٹورانٹ میں کچھ دیر قیام کیا اور وہاں دو بجے بعد دوپہر کھانا تناول فرمایا۔ یہ کھانا جماعت احمدیہ کوپن ہیگن نے پکوا کر ساتھ کیا تھا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور تین بجے سہ پہر موٹر کاروں میں وہاں سے روانہ ہو کر پونے چار بجے ایلسبرگ کی بندرگاہ پہنچے۔ چونکہ جہاز کے چلنے میں ابھی پونے دو گھنٹے تھے اس لئے حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے قریباً ایک گھنٹہ ویٹنگ روم میں انتظار فرمایا۔ ساڑھے چار بجے سہ پہر حضور مع اہل قافلہ "ایم۔ ایس۔ ڈانا ریگینا" (DANA REGINA) نامی جہاز میں سوار ہوئے۔ حسب سابق موٹریں بھی اسی جہاز میں سوار کرا دی گئیں۔ جہاز میں سوار ہونے سے قبل حضور نے مکرم جناب کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن، مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ سویڈن، مکرم نصیر احمد صاحب، مکرم عبدالغفار قمر صاحب اور مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کو جو شایعت کی غرض سے کوپن ہیگن سے ایلسبرگ تک ساتھ آئے تھے واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور ان میں سے ہر ایک کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف عطا فرما کر انہیں دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ حضور کا جہاز ساڑھے پانچ بجے شام ڈنمارک کی بندرگاہ ایلسبرگ سے روانہ ہو کر اگلے دن (۵ اکتوبر کو) سوا نو بجے بعد دوپہر انگلستان کی بندرگاہ ہیرچ (HARWICH) میں لنگر انداز ہوا اور حضور سکنڈے نیوین ممالک سویڈن، ناروے اور ڈنمارک کا دس روزہ دورہ کامیابی سے مکمل فرما کے بعد بخیر و عافیت انگلستان واپس تشریف لے آئے۔ حضور جہاز میں سے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر انگلستان کے ساحل پر ورود فرما ہوئے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے یہ طویل سفر بھی اسی مرسیڈیز کار میں فرمایا جو لندن کے مکرم میاں محمد رفیع صاحب آف کامرانہ ہاؤس نے مجددہ دورہ میں استعمال کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ حضور جب سے انگلستان تشریف لائے ہیں ازراہ شفقت و ذرہ نوازی ان کی پیش کردہ کار ہی استعمال فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

احباب جماعت کے نام محبت بھرا سلام

حضور ایدہ اللہ ازراہ شفقت و محبت جملہ احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں اور دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو اور سدا اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ احباب جماعت بھی بالالتزام درد و الحاح کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو صحت و عافیت سے رکھے، سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور حضور کلی طور پر صحت یاب ہو کر اس کی حفاظت میں جلد مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لائیں۔ آمین

اللّٰھم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ؛

لجنات متوجہ ہوں

لجنہ اماء اللہ کا لٹریچر کافی تعداد میں دفتر میں موجود ہے۔ تمام لجنات اس لٹریچر کی کلی فروخت کی طرف خاص توجہ دیں۔ کیونکہ جب تک پرانا لٹریچر ختم نہ ہو نیا لٹریچر شائع نہیں کروایا جا سکتا۔ دفتر میں مندرجہ ذیل کتب موجود ہیں۔ لجنات اپنا اپنا آرڈر بک کروائیں اور آمدہ لٹریچر میں خاطر خواہ اضافہ کریں۔

(۱) تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم (۲) تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد سوم۔
(۳) الازھار لذوات الخمار (۴) Path of Faith
(۵) Status of Woman (۶) Lajna Speaks
(۷) اردو مجلہ (۸) رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

۱۔ میری بیٹی عزیزہ طیبہ کوثر زوجہ چوہدری بشیر الدین صاحب کو خدا تعالیٰ نے ۲۷ ستمبر کو پہلا بچہ عطا فرمایا جو کہ صرف ۲۴ گھنٹے کے بعد اپنے مولا حقیقی کے پاس چلا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ غمزدہ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(خورشید بیگم عنایت اللہ۔ ڈرگ روڈ نزد احمدیہ مسجد۔ کراچی)

۲۔ خاکسار کا اکلوتا بھانجا ناصر محمود ابن سردار عبدالحمید خان صاحب زندہ عمر ایک سال بازو کے اپریشن کے چند دن بعد بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کے والدین کو نعم البدل سے نوازے اور انہیں اور دیگر عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (محمد اکرم عمر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے والد محترم چوہدری محمد فضل الٰہی صاحب ریٹائرڈ ریڈر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سیالکوٹ (جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت چوہدری نواب الدین صاحب مرحوم ریٹائرڈ ریڈر سول جج نارووال کے صاحبزادے تھے) بعمر ۷۷ سال فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم عرصہ تک جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے سیکرٹری امور عامہ بھی رہے۔ جماعت احمدیہ نارووال کے لئے بھی ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ احباب کرام ان کے بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(منیر احمد بی۔ اے، بی ایڈ ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول سنکھترہ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی ملک ضیاء الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانپور کی اہلیہ محترمہ ۲۲ اکتوبر کو وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک اور اعلیٰ درجہ کی مہمان نواز تھیں۔ خانپور میں چند احباب جماعت نے نماز جنازہ میں شمولیت کی لہٰذا ربوہ میں مسجد مہدی میں نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(ملک عبدالرحیم دارالصدر شرقی۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

● میرے برادر اکبر محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے عرصہ سے بیمار ہیں نیز ان کے بیٹے میجر محمود احمد صاحب بھی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ہر دو کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے

(ملک عبدالرحیم دارالصدر شرقی ربوہ)

● خاکسار کے والد مرزا محمد اسماعیل صاحب کی آنکھ کا اپریشن ٹنڈو محمد خاں میں ہوا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

(مرزا محمد ادریس مربی جماعت احمدیہ کھاریاں)

مطالعۂ کتب

ماہ نومبر ۱۹۷۵ء کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سناتن دھرم" مقرر ہے۔ کتاب خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔ قائدین کرام اس کا خدام سے مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضرورت

نماج شیخوپورہ کی ایک شہری جماعت کے لئے ایک ایسے مخلص، متدین، لائق ڈاکٹر، تجربہ کار حکیم یا کوالیفائیڈ ڈسپنسر کی ضرورت ہے جسے جماعت برائے سڑک اور نہایت عمدہ جگہ پر دکان مفت دیگی۔ دیگر تفصیلات کے لئے ضرورتمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(محمد اسحٰق صوفی مربی انچارج ضلع شیخوپورہ معرفت مسجد احمدیہ محلہ جہانگیر آباد قلعہ شیخوپورہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴